قرآنی بیان

شانِ آلِ صدّیق

(پارہ26، سورۃ الاحقاف:16)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے

12 دسمبر، 2025ء (20 جمادی الاُخریٰ، 1447ھ)
کے جمعۃ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
12 دسمبر، 2025ء (20 جمادی الاُخریٰ، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:26، سورۂ احقاف:16)

شانِ آلِ صِدّیق

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿..اپنی اولاد کو محبّت صدیق سکھاؤ صفحہ:4
✿..درجۂ نبوت کے قریب ترین صفحہ:10
✿..حضرت اَسْما کا صبر اور استقامت صفحہ:15
✿..شیخ محمد بِکْری نے مدد فرمائی (واقعہ) صفحہ:18

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)
FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ حبیبِ خُدا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ وَمَنْ نَظَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ لَا یُعَذِّبُہٗ اَبَدًا۔

ترجمہ: جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے، اللہ پاک اُس پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور جس پر اللہ پاک نظرِ رحمت فرمائے، اُسے کبھی عذاب نہیں دیتا۔ (1)

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود بار بار اور بے شُمار دُرود
رُوئے اَنور پہ نُور بار سلام زُلفِ اَطہر پہ مُشکبار دُرود
سر سے پا تک کروڑ بار سلام اور سراپا پہ بے شُمار دُرود (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْۤ

1 ...افضل الصلوات للنبھانی، صفحہ: 40۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 123-124 ملتقطاً۔

اَصۡحٰبِ الۡجَنَّةِ ؕ وَعۡدَ الصِّدۡقِ الَّذِیۡ كَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۶﴾

(پارہ:26، سورۂ اَحقاف:16)

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم وَصَدَقَ رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡم صلّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: یہی وہ لوگ ہیں جن کے اچھے اَعمال ہم قُبول فرمائیں گے اوراِن کی خطاؤں سے دَرگزر فرمائیں گے، یہ لوگ جنّت والوں میں سے ہوں گے۔ یہ سچّا وعدہ ہے جو اِن سے کیا جاتا تھا۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذِکرِ صِدّیقِ اَکبَر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ! **جُمَادَی الۡاُخۡرٰی** کا مہینا(*Month*) جاری ہے، اِس ماہِ مبارَک کی 22 تاریخ کو مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، یارِ غار و یارِ مزارِ مُصطفےٰ، تاجدارِ صَداقت، حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا یوم مَنایا جاتا ہے۔

حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بہت ہی بلند شان والے ہیں ❁ آپ پہلے صحابی، بالغ مردوں میں پہلے مسلمان ❁ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اولین دوست ❁ پہلے خطیبِ اسلام ❁ پہلے مُبَلِّغِ اسلام ❁ پہلے معینُ الدِّین (یعنی دِین کی مالی و جانی خِدمت کرنے والے ❁ پہلے بانیٔ مسجد (یعنی اسلام میں سب سے پہلے مسجدِ بیت بنانے والے) ❁ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وزیرِ خاص ❁ فرشتوں کی گفتگو سننے والے ❁ امامُ الانبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری زندگی ہی میں نَمازوں کی اِمامت فرمانے والے ❁ اللہ پاک، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور جبریلِ امین سے صِدّیق لقب پانے والے ❁ مسلمانوں

کے پہلے خلیفہ اور جانشینِ مصطفٰے ہیں۔

حضرت امام شعبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ سے روایت ہے کہ حُبُّ اَبِی بَکۡرٍ وَعُمَرَ وَمَعۡرِفَةُ فَضۡلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ یعنی حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہما سے محبّت کرنا اور اُن کی فضیلت ماننا سنّت (یعنی دینی طریقہ) ہے۔[1]

بیاں ہوں کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا	ہے یارِ غارِ محبوبِ خُدا صِدّیقِ اَکبَر کا
رسل اور انبیا کے بعد جو افضل ہو عالَم سے	یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ صِدّیقِ اَکبَر کا
گدا صِدّیقِ اَکبَر کا خدا سے فضل پاتا ہے	خُدا کے فضل سے میں ہوں گدا صِدّیقِ اَکبَر کا

اپنی اولاد کو محبّتِ صدّیق سکھاؤ

پیارے اسلامی بھائیو! خود بھی حضرت صِدّیقِ اَکبَر رَضِیَ اللہُ عنہ کی محبّت دِل میں بڑھایئے! اور اپنی اولاد کو بھی صِدّیقِ اَکبَر رَضِیَ اللہُ عنہ کی محبّت کے جام بَھر بَھر کر پلایئے۔

حضرت امام مالِک بن اَنَس رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: پہلے کے نیک لوگ اپنی اولاد کو حضرت ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ عنہما کی محبّت یوں سکھایا کرتے تھے کَمَا یُعَلِّمُوْنَ السُّوۡرَةَ اَوِ السُّنَّةَ کہ جیسے قرآن کی کوئی سُورت یا سنّتِ مصطفٰے سکھائی جاتی ہے۔[2]

ان کی محبّت پانے کے لیے اب ہم نے کیا کرنا ہے..؟؟ اُن کی سیرت (***Biography***) پڑھیے! اُن کے کردار کو اپنی زِندگی کا حصّہ بنایئے! کیونکہ ❁ صِدّیقِ اَکبَر کی مَحبَّت بَرَکت والی ہے ❁ صِدّیقِ اَکبَر کی محبّت اللہ پاک کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے ❁ صِدّیقِ اَکبَر کی محبّت رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب دِلاتی ہے ❁ صِدّیقِ اَکبَر کی محبّت ایمان کو پختہ کرتی

---

1 ...مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، ماذکر فی ابی بکر الصدیق، جلد:7، صفحہ:472، رقم:15۔
2 ...مسند الموطاللجوہری، باب فضل المدینہ...الخ، صفحہ:110، رقم:80۔

ہے ❁ صِدّیقِ اَکبر کی محبت عشقِ رسول میں اِضافہ کرتی ہے ❁ صِدّیقِ اَکبر سے محبّت کرنا فرشتوں کا طریقہ ہے ❁ صِدّیقِ اَکبر سے محبّت کرنا صحابہ کا طریقہ ہے ❁ صِدّیقِ اَکبر سے محبّت کرنا اولیا کا طریقہ ہے ❁ صِدّیقِ اَکبر سے محبّت کرنا عُلَما کا طریقہ ہے ❁ صِدّیقِ اَکبر کی محبّت نیکیوں پر اُبھارتی ہے ❁ صِدّیقِ اَکبر کی محبّت گُناہوں سے بچاتی ہے ❁ صِدّیقِ اَکبر کی محبّت جہنّم سے بچاتی ہے ❁ صِدّیقِ اَکبر کی محبّت جنّت میں پہنچاتی ہے۔ رَضِیَ اللہُ عنہ۔

عَدُو اُن کا رہے خوار و ذلیل و خَستَہ و اَبْتَر
مُحِب ہو یا الٰہی! شادماں صدیق اکبر کا
نہ جائے حشر تک دِل سے مِرے اُلفت مِرے اللہ
عطا کر مجھ کو عشقِ جاوداں صِدّیقِ اَکبر کا

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے بیان کی ابتدا میں پارہ:26، سورۂ اَحْقَاف، آیت:16 سننے کی سعادت حاصِل کی، اِس مَقام کی 2 آیات، آیت:15 اور آیت:16 حضرت صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کی شان میں نازِل ہوئی ہیں۔ آیئے! پہلے دونوں آیات سُن لیتے ہیں، پھر ان کی روشنی میں حضرت صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عنہ اور آپ کی آل اَوْلاد کی شانیں سُنیں گے۔

اللہ پاک نے فرمایا:

وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًاؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًاؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًاؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے آدمی کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے، اُس کی ماں نے اُسے پیٹ میں مَشَقَّت سے رکھا اور مَشَقَّت سے اُس

وَ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةًۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾

(پارہ:26، سورۂ اَحقاف:15)

کوجنا اور اُس کے حمل اور اُس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی کامل قوت کی عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اُس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی ہے اور میں وہ نیک کام کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی رکھ، میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

اِس آیتِ کریمہ میں **انسان** سے مراد حضرت صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں۔[1] آپ کو، پھر آپ کے وسیلے سے قیامت تک آنے والوں کو ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کا حکم دیا گیا۔ حضرت صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کی عمر (*Age*) مبارک 40 سال تھی، جب آپ نے اللہ کریم کے حُضُور 3 باتوں کی دُعا کی: (1): اے اللہ پاک! تُو نے جو اِنعام مجھ پر فرمایا، میرے والدین پر فرمایا، مجھے اس اِنعام کا شکر بجالانے کی توفیق عطا فرما۔[2]

4 نسلیں صحابی

حضرت صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کے اَبُّو جان کا نام **اَبُوقُحافہ عثمان** ہے۔ مہاجِر صحابہ میں حضرت صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عنہ واحِد صحابی ہیں، جن کے امی اور ابو دونوں نے اسلام قبول کیا۔ اس

1 ... تفسیر قرطبی، پارہ:26، سورۂ احقاف، زیرِ آیت:15، جلد:8، جز:16، صفحہ:121 خلاصۃً۔
2 ... تفسیر قرطبی، پارہ:26، سورۂ احقاف، زیرِ آیت:15، جلد:8، جز:16، صفحہ:121۔

کے ساتھ ساتھ حضرت اَبُوقُحَافَه پر یہ اِنْعام بھی ہوا کہ یہ خُود بھی صحابی بنے، اِن کے شہزادے حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ سب صحابہ کے سردار ہوئے، پھر حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کے بیٹے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صحابی۔ آگے ان کے بیٹے حضرت محمد بن عبدالرحمن صحابی، یعنی یہ وہ مبارک خاندان (*Family*) ہے، جس میں لگاتار 4 نسلیں درجۂ صحابیت پر پہنچی ہیں۔[1] یہ وہ خاصُ الخاص اِنْعام ہے جو حضرت اَبُوقُحَافَه اور حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ پر ہوا۔ تو دُعا کی:

رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ (پارہ:26، سورۂ اَحْقَاف:15)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے ربّ! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی ہے۔

حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ نے مزید دعا کی: (2): اے مالِکِ کریم! مجھے توفیق بخش کہ ایسے اعمال کروں، جو تجھے راضی کر دیں (3): اے رَبِّ رحمٰن! میرے لیے میری اَوْلاد کی اِصْلاح فرما دے۔ میں تیری طرف رجوع لایا، بیشک میں مسلمان ہوں۔[2]

یہ 3 دُعائیں ہیں۔ اور دیکھیے! کتنی پیاری دُعائیں ہیں، اللہ پاک کو بھی اتنی پسند آئیں کہ رَبِّ رحمٰن نے قرآنِ کریم میں ان کا ذِکْر فرمایا۔ یہ دُعائیں مانگنا اپنی عادت میں شامِل فرمایئے! ہو سکے تو آیتِ کریمہ کا اتنا حصّہ ہی زبانی یاد کر لیجیے!

رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ (پارہ:26، سورۂ اَحْقَاف:15)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی ہے۔

---

1 ... معجم کبیر، جلد:1، صفحہ:21، رقم:11۔

2 ... تفسیر بغوی، پارہ:26، سورۂ احقاف، زیرِ آیت:15، جلد:4، صفحہ:137۔

اللہ پاک ہمیں توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

3 دُعاؤں کا نتیجہ

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی اِن 3 دُعاؤں کا نتیجہ کیا ہوا؟ اللہ پاک نے فرمایا:

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِؕ-وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ(۱۶) (پارہ:26، سورۂ اَحْقاف:16)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: یہی وہ لوگ ہیں جن کے اچھے اَعمال ہم قُبول فرمائیں گے اور اِن کی خطاؤں سے دَرگزر فرمائیں گے، یہ لوگ جنّت والوں میں سے ہوں گے۔ یہ سچّا وعدہ ہے جو اِن سے کیا جاتا تھا۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شانِ صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہے۔ آپ اور آپ کی اَوْلاد سے 3 وعدے کیے جارہے ہیں۔ وعدہ کون فرمارہا ہے؟ اللہ پاک کہ کبھی وعدہ خِلافی نہیں فرماتا، کیا وعدے ہیں؟ فرمایا: (1): یہ وہ شان والے ہیں جن کے نیک اعمال قبول ہیں (2): بتقاضائے بشریت اِن سے جو کمیاں ہو جائیں، وہ اِنہیں معاف ہیں (3): اور یہ جنّت والے ہیں۔

حضرت علّامہ احمد بن محمود نَسَفی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (انبیائے کرام علیہم السّلام کے بعد) صرف حضرت صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خصوصیت ہے کہ جن کے گھرانے کی شان میں ایسی آیت اُتری۔ [1]

بیاں ہو کس زبان سے مرتبہ صدیق اکبر کا
ہے یارِ غار محبوبِ خُدا صدیق اکبر کا

---

1 ... تفسیر نسفی، پارہ:26، سورۂ احقاف، زیرِ آیت:15، جلد:3، صفحہ:313۔

لُٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لُٹ لُٹ کر حسنؔ گھر بن گیا صدیق اکبر کا[1]

ہر صحابیِ نبی!	جنّتی! جنّتی!	سب صحابیات بھی!	جنّتی! جنّتی!
چار یارانِ نبی!	جنّتی! جنّتی!	حضرت صدیق بھی!	جنّتی! جنّتی!
اور عمر فاروق بھی!	جنّتی! جنّتی!	عثمان غنی!	جنّتی! جنّتی!
فاطمہ اور علی!	جنّتی! جنّتی!	ہیں حَسَن حُسین بھی!	جنّتی! جنّتی!
اور ابو سُفیان بھی!	جنّتی! جنّتی!	ہیں معاویہ بھی!	جنّتی! جنّتی![2]

پیارے اسلامی بھائیو! ان 2 آیات میں حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ اور آپ کی آل اَوْلاد کی وہ شانیں بیان ہوئی ہیں کہ جن کا جواب نہیں۔ ویسے تو عُلَمائے کرام نے اِس آیتِ کریمہ کی تفسیر اور وضاحت پر پُوری پُوری کتابیں بھی لکھی ہیں، میں وقت کا لحاظ کرتے ہوئے 2 باتیں عرض کرتا ہوں؛

(1): انسانِ کامِل حضرت صِدّیق ہیں

اللہ پاک نے فرمایا:

وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ (پارہ:26، سورۂ اَحْقَاف:15) | تَرْجَمۂ کَنْزُ العِرفان : اور ہم نے آدمی کو حکم دیا

یہاں اِنْسان سے مراد حضرت **صِدّیقِ اَکْبَر** رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں۔

لِسَانِیَات (**Linguistics**) کا یہ قاعِدہ ہے: **اِسْمِ جنس** جب فردِ واحِد کے لیے بولا جائے تو مُبالَغہ کا معنٰی دیتا ہے۔ ہمارے ہاں بہت عام مثال ہے؛ ❁ کوئی بہت بہادری کا کام

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 76و77 ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ فردوس، صفحہ: 53۔

کرے تو کہتے ہیں: **اِسے کہتے ہیں مَرْد..!!**

کیا مطلب؟ کیا دُنیا میں اور کوئی مرد نہیں رہا...؟ نہیں...!! ایسا نہیں ہے۔ مُراد یہ ہوتی ہے کہ دُنیا میں مَرْد تو اور بھی بہت ہیں مگر یہ جس نے بہادری کا کام کیا، یہ بہت کمال والا مَرْد ہے، اس میں مردانگی کے کمالات موجود ہیں۔

اب شانِ صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ سمجھیے! اللہ پاک نے ذِکْرِ صِدّیقِ اَکْبَر فرمایا، آپ کا نام نہیں لیا، آپ کے اَوْصاف ذِکْر نہ فرمائے، بلکہ فرمایا:

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ

انسان تو میں بھی ہوں، انسان تو آپ بھی ہیں، جو بھی آدم علیہ السّلام کی اولاد ہے، سبھی انسان ہیں مگر رَبِّ کائنات نے خاص موقع پر حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ کو انسان فرمایا، گویا یہ بتایا جارہا ہے کہ انسان تو بہت ہیں مگر انسانِیّت میں درجۂ کمال تک پہنچنے والی ہستی حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں۔

رُسُل اور اَنبیا کے بعد جو افضل ہو عالَم سے
یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا[1]

درجۂ نبوت کے قریب ترین

ہم گھروں میں بلب(**Bulb**) جلاتے ہیں، ایک کونے میں بلب(**Bulb**) لگا کر اُسے جلائیں، روشنی پھیل جائے گی۔ مگر کیا یہ روشنی سب کو بَرَابر ملے گی؟ نہیں...!! جو بلب کے زیادہ قریب ہو، اُسے روشنی زیادہ ملتی ہے، جو جتنا دُور ہوتا جائے، روشنی بھی کم ہوتی جاتی ہے۔

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:76۔

بات کو ذرا سمجھیے گا: اِس دُنیا میں کامِل تَرِین انسان انبیائے کرام علیہم السّلام ہیں، نُور نبوت ہی کا ہے۔ رَبِّ کریم نے فرمایا:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ (پارہ:6، سورۂ مائدہ:15)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آگیا۔

محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نُور بن کر تشریف لائے، جو اِس نُور کے زیادہ قریب ہو گا، اُس کی انسانیت زیادہ چمکدار، زیادہ کامِل واکمل ہو گی۔ جو جتنا دُور ہو گا، اُس کی انسانیت میں اتنی ہی کمزوری آتی جائے گی۔

نبوت کے قریب تَرِین درجہ **صِدِّیقیت** ہے۔[1] جہاں صِدِّیقیت کا اختتام ہوتا ہے، وہاں سے درجۂ نبوت کا آغاز ہوتا ہے۔ تمام اَوْلادِ آدم میں حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ واحِد ہستی ہیں جو صِدِّیقیت کے سب سے بلند تَرِین درجے پر پہنچے، چونکہ آپ درجۂ نبوت کے زیادہ قَرِیب تَرِین ہیں، لہٰذا ماننا پڑے گا کہ نُورِ نبوت کا سب سے زیادہ فیضان آپ ہی کو ملا، آپ ہی ہیں جو نبوت کے بعد اِنْسانِیّت کے بلند تَرِین درجے پر فائز ہیں۔

سب سے کامِل اِیْمان والے

صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَوْ وُزِنَ اِيْمَانُ اَبِيْ بَكْرٍ بِاِيْمَانِ اَهْلِ الْاَرْضِ لَرَجَحَ یعنی اگر ترازو (***Scale***) کے ایک پلڑے میں ابو بکر کا ایمان رکھ دیا جائے، دوسرے پلڑے میں تمام اَہْلِ زمین کا ایمان رکھ دیا جائے تو ابو بکر کا ایمان سب زمین

[1] ...فتاوٰی رضویہ، جلد:15، صفحہ:678۔

والوں کے ایمان سے وزنی ہو گا۔[1]

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ میں جنّت میں داخِل ہوا ہوں، پھر ایک ترازُو لایا گیا، اُس کے ایک پلڑے میں مجھے بٹھا دیا گیا، دوسرے پلڑے میں میری ساری اُمّت کو بٹھایا گیا تو میرا وزن میری پُوری اُمَّت سے زیادہ تھا، پھر ایک پلڑے میں پُوری اُمّت کو رکھا گیا، دوسرے پلڑے میں ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کو بٹھا دیا گیا تو ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ پُوری اُمّت سے زیادہ وزنی تھے۔[2]

عِلْم میں زُہد میں بے شُبہہ تُو سب سے بڑھ کر | کہ امامت سے تری کھل گئے جوہر صِدّیق
اُس اِمامت سے کُھلا تم ہو امامِ اکبر | تھی یہی رَمزِ نبی، کہتے ہیں حیدر صِدّیق[3]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَعْلُوم ہوا: سب سے کامِل ترین اِیْمان رسولِ دوجہان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ہے، آپ (اور دیگر انبیائے کرام علیہم السّلام) کے بعد سب سے کامِل ترین، سب سے بڑھ کر وزن دار ایمان جسے نصیب ہوا، وہ ہمارے سروں کے تاج حضرت صِدّیقِ اَکبَر رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں۔

چونکہ اِیْمان کی مضبوطی کے لحاظ سے آپ کا درجہ نبیوں کے بعد سب سے اُونچا ہے، لہٰذا انسان ہونے میں بھی آپ سب سے کامِل ترین رہیں گے۔ اسی لیے فرمایا:

وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ

---

1 ...الکامل لابن عدی، رقم: 1015، عبد اللہ بن عبد العزیز...الخ، جلد: 5، صفحہ: 214۔
2 ...الابانۃ الکبریٰ لابن بطۃ، الکتاب الرابع جزء من فضائل الصحابہ، المجلد الاول، صفحہ: 813، حدیث: 241۔
3 ...دیوانِ سالک، صفحہ: 72۔

یعنی نبیوں کے بعد جو سب سے کامل تَرِین انسان ہے، ہم نے اس انسان کو وصیت فرمائی۔

بھلا کیا ہو سکے ہم سے بیاں صدیق اکبر کا
خدائی جبکہ ہے سارا جہاں صدیق اکبر کا
خدا نے ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ هُمَا فِی الۡغَارِ فرمایا
کرے کیا وصف پھر میری زباں صدیق اکبر کا

مَفْهُوم: خدائی؛ یعنی کائنات۔ ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ هُمَا فِی الۡغَارِ یہ 2 میں سے دوسرے تھے، جب دونوں غار میں تھے۔

شانِ اَوْلادِ صِدّیق

پیارے اسلامی بھائیو! اِس آیتِ کریمہ کی ضِمن میں باتیں تو اور بھی ہیں، ایک بات اور عرض کرتا ہوں: حضرت صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کی 3 دُعاؤں میں تیسری دُعا ہے:

وَ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚ (پارہ:26، سورۂ اَحْقَاف:15)	تَرجمۂ کَنزُالعِرفان: اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی رکھ۔

یہ دُعا یقیناً قبول ہے۔ لہٰذا پتا چلا: حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عنہ خُود تو بلند تَرِین شان والے ہیں ہی ہیں، ساتھ ہی آپ کی اَوْلاد بھی نہایت نیک، صالِح اور پرہیز گار ہے۔

ذُرِّیَّت کسے کہتے ہیں...؟

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَمِنۡ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیۡمٰنَ (پارہ:7، سورۂ انعام:84)	تَرجمۂ کَنزُالعِرفان: اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان۔

یعنی حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السَّلام حضرت نُوح علیہ السَّلام کی ذُرِّیت ہیں۔

آپ دیکھیے! حضرت نُوح علیہ السَّلام کے صدّیوں بعد آپ کی اَوْلاد میں حضرت ابراہیم علیہ السَّلام تشریف لائے، حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کے بیٹے ہیں: حضرت اِسحاق علیہ السَّلام، حضرت اسحاق علیہ السَّلام کے بیٹے ہیں حضرت یعقوب علیہ السَّلام۔ پھر ان کی اَوْلاد میں آگے چل کر صدّیوں کے بعد حضرت داؤد علیہ السَّلام تشریف لائے۔ قرآن فرمارہاہے کہ حضرت داؤد علیہ السَّلام حضرت نُوح علیہ السَّلام کی ذُرِّیت ہیں۔ اس سے پتا چلا؛ لفظِ ذُرِّیت صِرف بیٹوں اور پوتوں کے لیے نہیں بولا جاتا بلکہ سلسلہ نسب میں قیامت تک جتنے لوگ آئیں گے، سبھی ذُرِّیّت کہلائیں گے۔ حضرت صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عنہ نے دُعا کی:

وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ (پارہ:26، سورۂ اَحقاف:15)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی رکھ۔

پتا چلا؛ اس دُعائے صِدّیق کا فیضان قیامت تک آنے والے سارے ہی صِدّیقیوں کو نصیب ہے، خُدا کے فضل سے سب ہی صالِح، نیک اور پرہیز گار ہوں گے۔

لفظ "لِیْ" کا علمی نکتہ

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنی دُعا میں جو لفظ لِیْ استعمال فرمایا؛

وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ

اس جگہ لفظِ لِیْ میں بھی بڑا کمال کا نکتہ ہے ❁ حضرت صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عنہ وہ شان والے کہ دِین کی خاطِر مال، جان، اَوْلاد سب کچھ قربان کریں، اَوْلاد ایسی ہو کہ خِدمتِ دِین سے

بِی چُرائے ❁ حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ وہ کہ گھر کا سارا سامان یہاں تک کہ تَن کے کپڑے تک اُتار کر دِین کی خِدْمت کے لیے پیش فرمائیں مگر اَوْلاد صِرْف 2.5 فیصد زکوٰۃ ہی دے، زیادہ مال خرچ نہ کرے ❁ حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ وہ کہ ہر نیکی میں سب سے آگے نظر آئیں، اَوْلاد نیک کاموں میں سُستی دکھائے، یہ بات آخِر جمتی تو نہیں ہے نا۔ حضرت صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کی اَوْلاد ہو تو اِن کے اَفعال میں، کردار میں، گُفتار میں حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ کے اَوْصاف و کمالات کی جھلک نظر آنی چاہیے، اِس لیے آپ نے دُعا کی:

وَ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚ

یعنی اے مالِک کریم! تُو نے مجھے صِدّیقیت کا رُتبہ عطا فرمایا ہے، اب میری اَوْلاد کو ایسا بنا جو میرے رُتبے کے مُطابِق ہو، جو میری اَوْلاد کو دیکھ لے، وہ کہہ اُٹھے کہ صِدّیق کی اَوْلاد ایسی ہی ہونی چاہیے۔

سُبۡحٰنَ اللہ! کتنی پیاری دُعا ہے، اللہ پاک نے یہ دُعا قبول فرمائی اور آپ کی اَوْلاد کو وہ شانیں، وہ نیکی نصیب فرمائی کہ جس کا جواب نہیں ملتا۔

حضرت اَسْما کا صبر اور استقامت

روایات میں ہے: جب پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سَفَرِ ہجرت کے لیے روانہ ہوئے، اس وقت حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ کے پاس جتنا بھی مال تھا، آپ نے سارے کا سارا مال (راستے کے اَخراجات کے لیے) اپنے ساتھ رکھ لیا، ایک سِکّہ (**Coin**) بھی گھر والوں کے لیے نہ چھوڑا۔

آپ کے والِد اَبُوقُحَافَہ جو اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، نابینا بھی تھے،

نظر کچھ نہیں آتا تھا، انہیں جب خبر ہوئی کہ ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہجرت کر کے جا چکے ہیں، گھر آئے، کہا: مجھے لگتا ہے کہ ابو بکر سارا مال ساتھ لے گیا ہے۔

یعنی بُوڑھے والدین ہیں، گھر میں جوان اَوْلاد ہے، ان کے لیے بھی کچھ چھوڑ کر نہیں گیا، سب کچھ ہی ساتھ لے گیا ہے۔ حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ عنہا جو صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی بڑی شہزادی ہیں، انہوں نے کیا کِیا کہ چند ٹھیکریاں اکٹھی کیں، ان کے اُوپَر کپڑا رکھا اور اپنے دادا جنابِ اَبُوقُحَافَہ کا ہاتھ ان کو لگا کر کہا: **دادا جان! پریشان مت ہوئیے! اَبُّو جان! ہمارے لئے خیر کثیر چھوڑ گئے ہیں۔**(1)

اللہ! اللہ! کیا شان ہے...!! یہ حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رضی اللہ عنہ کی شہزادی ہیں۔ آپ کی شانِ صِدّیقیت یہ ہے کہ مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر سب کچھ لُٹانے کو تیار ہیں اور اَوْلاد کس شان والی ہے کہ صبر و تحمل اور استقامت کی بلند مثال قائم کر رہی ہیں۔

وضاحت: ایک وضاحت کر دوں: حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے اپنے دادا جان کو دِلاسا دینے کے لیے پتھر رکھے اور یہ ظاہر کیا کہ یہ سِکّے ہیں۔ **یہ تَوْرِیہ تھا۔** جُھوٹ گُناہ ہوتا ہے، تَوْرِیہ ضَرورت کے وقت جائز ہوتا ہے۔ اِس کے الگ سے احکام ہیں۔ جو ہمیں سیکھ لینے چاہئیں۔

بہارِ شریعت، جلد: 3، حصہ: 16 سے اِن اَحکام کو پڑھا جاسکتا ہے۔

سیِّدہ عائشہ صِدّیقہ کا ذِکرِ خیر

❁ حضرت سیِّدہ عائشہ صِدّیقہ طَیِّبَہ طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا مَحْبُوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ محترمہ اور حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی شہزادی ہیں ❁ بہت

1 ...سیرت ابن ہشام، ہجرۃ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم، موقف آل...الخ، جز: 2، جلد: 1، صفحہ: 101۔

اُونچی شان والی ہیں ۞ آپ کی شان میں سُورۂ نُور کی 18 آیات نازِل ہوئیں۔

۞ آپ کی عادَتِ کریمہ تھی تہجد پابندی سے پڑھا کرتیں ۞ اکثر نفل روزے رکھا کرتیں ۞ روزانہ اِشْراق کے 8 نفل پڑھتیں اور **فرمایا کرتی تھیں:** اگر میرے والدین کا انتقال ہو جائے، اس دِن بھی میں یہ رکعتیں ہرگز نہیں چھوڑوں گی۔[1]

۞ حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہ عنہا کی قمیض مبارَک میں پیوند لگے ہوئے تھے، ایک مرتبہ آپ کے پاس 70 ہزار دِرْہَم آئے، آپ نے نئی قمیض نہ سِلْوائی بلکہ وہ 70 کے 70 ہزار دِرْہَم راہِ خُدا میں تقسیم کر دیئے! ۞ ایک مرتبہ آپ کے پاس ایک لاکھ دِرْہَم آئے، آپ نے فوراً ہی ساری رقم غریبوں میں تقسیم کر دی۔ اُس دِن آپ روزے سے تھیں، اپنے افطار کے لیے ایک دِرْہَم بھی بچا کر نہ رکھا۔[2]

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** دیکھیے! ہے نا آلِ صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ ...!!

حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ وہ ہیں کہ اپنا سب کچھ راہِ خُدا میں لُٹاتے ہیں، اَوْلاد کی شان دیکھو...!! مال سے بالکل محبّت نہیں رکھتیں، سب کچھ راہِ خُدا میں لُٹا رہی ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن زُبَیْر

حضرت عبد اللہ بن زُبَیْر رَضِیَ اللہُ عنہ حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ کے نواسے ہیں۔

جب امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کربلا میں شہید ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عنہما نے یزید کے خِلاف تلوار اُٹھائی۔[3]

---

1 ...مؤطا امام مالک بروایۃ یحیی، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب صلاۃ الضحیٰ، صفحہ:97، حدیث:366۔

2 ...مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دوم، درذکر ازواج مطہرات، جز:2، صفحہ:473 مفصلاً۔

3 ...فیضان عبد اللہ بن زبیر، صفحہ:15 بتغیر۔

حجاج بن یُوسُف کے دَور میں جب کعبہ شریف پر حملہ کیا گیا، تب ایک وقت وہ بھی آیا کہ آپ بالکل تنہا رہ گئے، کعبہ شریف کی حفاظت کے لئے کوئی بھی آپ کے ساتھ نہیں تھا، اس وقت بھی آپ کی حالت ایسی تھی کہ عین کعبہ شریف کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھتے، حجاج بن یُوسُف کی فوج پتھر برسا رہی ہوتی، بڑے بڑے پتھر آپ کے کان کے قریب سے ہَو کر گزرتے، اس کے باوُجُود آپ پُورے خشوع و خضوع اور تَوَجُّہ کے ساتھ نماز جاری رکھا کرتے تھے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! شانِ صِدّیقی کا فیضان دیکھیے! ہجرت کے وقت غار میں حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ اکیلے خِدمت کر رہے تھے ❁ یہاں آپ کے نواسے تنِ تنہا پُورے لشکر کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں اور کعبہ شریف کی خِدمت کر رہے ہیں ❁ غار میں سانپ کا ڈسنا بھی حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ کے ادب میں خلل نہ لا سکا تھا، یہاں پتھر برس رہے ہیں ❁ حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عنہ کی نماز میں کوئی خلل نہیں آرہا ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ!

شیخ محمد بِکری نے مدد فرمائی

حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ کی اَوْلادِ پاک میں ایک بزرگ ہوئے ہیں: شیخ زینُ العابِدین بِکری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ۔ حضرت علّامہ ابراہیم عُبَیدِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ جو شیخ زینُ العابِدین رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے شاگرد ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں سَفَرِ حج پر روانہ ہونا چاہ رہا تھا، دُعائیں لینے کے لیے استادِ محترم کی خِدمت میں حاضِر ہوا، آپ نے دُعا کے بعد فرمایا: اے ابراہیم! راستے میں کوئی تکلیف ہو تو مغرب کی جانِب 3 قدم چلنا اور کہنا: اے اَبُو الْعُیُوْن!

---

1 ... تاریخِ ابن عساکر، رقم: 3296، عبد اللہ بن الزبیر... الخ، جلد: 28، صفحہ: 173 ماخوذاً۔

میں آپ کی کَفالت میں ہوں۔

علّامہ ابراہیم عُبَیدِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: نصیحت لے کر میں سفرِ حج پر روانہ ہوا، جاتے ہوئے تو سَفَر آسانی سے گزرا، واپسی پر میں ایک بڑی مشکل میں پھنس گیا، کوشش کے باوُجُود کچھ کر نہیں پارہا تھا۔ اِسی دوران مجھے استادِ محترم کی نصیحت یاد آگئی، میں نے فورًا پکارا: اے اَبُوالْعُیُوْن! میں آپ کی کفالت میں ہوں۔

فرماتے ہیں: میں ابھی الفاظ پُورے بھی نہیں کر پایا تھا کہ شیخ محمد بَکْرِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ تشریف لائے، مجھے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ! سلامتی کے ساتھ جاؤ! یہ سُن کر میں کھڑا ہو گیا، خُدا کی قسم! اب مجھے کوئی تکلیف نہیں تھی، تھکاوٹ بھی اُتر گئی۔ یُوں میں مشکلات سے بچتا ہوا بخیر وعافیت گھر پہنچ گیا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! یہ حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عنہ کی اَوْلادِ پاک کی شانیں ہیں۔ قرآنِ کریم نے اِس مقدّس گھرانے اور بابرکت نسل کے مُتَعلِّق فرمایا:

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِؕ-وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ(۱۶) (پارہ:26، سورۂ اَحْقَاف:16)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: یہی وہ لوگ ہیں جن کے اچھے اَعْمال ہم قُبول فرمائیں گے اور اِن کی خطاؤں سے دَرگزر فرمائیں گے، یہ لوگ جنّت والوں میں سے ہوں گے۔ یہ سچّا وعدہ ہے جو اِن سے کیا جاتا تھا۔

یعنی یہ وہ پاکیزہ خاندان، برکت والی نسل ہے کہ اللہ پاک نے ان کے نیک اعمال

1 ...انوار صدیق، صفحہ:261 خلاصۃً۔

قبول فرمائے، بتقاضائے بشریت جو ان سے کمیاں ہوتی ہیں، انہیں رَبِّ کریم نے اپنی رحمتِ کاملہ سے معاف فرما دیا اور ان سب کے لئے جنّت کا وعدہ ہے۔ اللّٰہ پاک ہمیں حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اور آپ کی اَوْلادِ پاک سے سچی پکی محبّت نصیب فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیاز کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! 22 جمادی الاخریٰ کو حضرت صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا یوم منایا جاتا ہے، اپنے گھروں میں، دُکانوں پر، آفسز میں، فیکٹریوں وغیرہ میں حسبِ توفیق ختمِ پاک کا اہتمام ضَرور فرمایئے! بالخصوص اپنے گھر میں تو ضرور اہتمام کیجیے! بلکہ کتنا ہی اچھا ہو کہ 22 جمادی الاخریٰ کو سبھی اہلِ خانہ کو جمع فرمالیں، شیخِ طریقت، امیر اہلسنت مولانا الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کا بڑا پیارا رِسالہ ہے: **عاشِقِ اکبر**۔ یہ خرید لیجیے! یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے مفت ڈاؤنلوڈ کر لیجیے! سبھی گھر والوں کو یہ رِسالہ پڑھ کر سُنایئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیۡم! بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللّٰہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلامک اِی بُکس لائبریری موبائل اپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک اپلی کیشن لانچ کی ہے۔ جس کا نام ہے: **اِسلامک اِیْ بکس لائبریری (Islamic eBooks**

(Library) ہے ۞ اس اپلی کیشن میں اردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں کئی مصنفین کی ہزاروں کتابیں موجود ہیں ۞ کتابوں کو مصنف یا عنوان کے حوالے سے بھی سرچ کیا جا سکتا ہے ۞ کتابوں کو ڈاؤن لوڈ کر کے، پی ڈی ایف (PDF) میں پڑھا اور محفوظ بھی کیا جا سکتا ہے ۞ اپنی پسندیدہ (Favorite) کتابوں کو الگ فہرست میں شامل بھی کیا جا سکتا ہے ۞ اس اپلی کیشن کی بہت بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو افراد کتابیں پڑھ نہیں سکتے یا پڑھنے کا وقت نہیں وہ اس اپلی کیشن کے ذریعے کتابوں کو آڈیو میں سن سکتے ہیں۔ اس اپلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجیے، عِلْمِ دین سیکھئے اور دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: بنیان یا کپڑوں پر مچھر کا خون لگا ہو تو ان کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔

وضاحت: بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ صبح نیند سے بیدار ہوئے تو دیکھا کہ کپڑوں پر مچھر کا خُون لگا ہوا ہے، اب پریشانی ہوتی ہے کہ کیا کریں؟ شائد کپڑے ناپاک ہو گئے۔ تو اس تَعَلُّق سے یہ قاعِدہ اپنے ذہن میں بٹھا لیجئے کہ دَمِ سائل (یعنی ایسا خُون جو بہنے کی صلاحیت رکھتا ہو، وہ) ناپاک ہوتا ہے[1] جبکہ مچھر میں جو خُون ہوتا ہے، وہ ایسا نہیں ہے،

---

1 ...دار الافتاء اہلسنت غیر مطبوعہ، فتویٰ نمبر: Nor-13002۔

لٰہٰذا مچھر کا خُون پاک ہے۔[1] اگر کپڑوں پر لگ جائے تو اس سے کپڑے بھی ناپاک نہیں ہوں گے۔ اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عَمَل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا شَھِیْدُ (اے علم و قدرت کے ساتھ ہر جگہ موجود)

جو کوئی صبح (یعنی سورج نکلنے سے پہلے پہلے) اپنے نافرمان بچے یا بچی کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر اِس احتیاط کے ساتھ کہ ان کو پتا نہ چلے، آسمان کی طرف مُنہ کر کے 21 بار یَا شَھِیْدُ پڑھے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کا وہ بچہ یا بچی نیک بنے گا۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:392، حصہ:2۔
2 ...مدنی پنج سورہ، صفحہ:252۔